کتاب مستطاب

الشّافی

کتابُ الحج وکتابُ الجہاد

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد چہارم

مفسر قرآن عالی جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد ۔ کراچی

سبیلِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابِ مُستطاب

الشّافی

کِتابُ الحج و کِتابُ الجہاد

ترجمہ

فروعِ کافی

جِلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ ابن محمّد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

مُترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی

مُصنّف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحج و کتاب الجہاد

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مصنف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ــــــــــ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ــــــــــ قریشی آرٹ پریس
ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ــــــــــ سیّد محمد رضا زیدی

ھدیہ ــــــــــ ۲۱۰ روپے

سال اشاعت : مارچ ۲۰۰۵ء

باب: ما يجزىء من العمرة المفروضة ٣٠٧
باب: العمرة المبتولة ٣٠٧
باب: العمرة المبتولة في أشهر الحج ٣٠٧
باب: الشهور التي تستحب فيها العمرة ومن أحرم في شهر وأحل في آخر ٣٠٨
باب: قطع تلبية المحرم وما عليه من العمل ٣٠٩
باب: المعتمر يطأ أهله وهو محرم والكفارة في ذلك ٣٠٩
باب: الرجل يبعث بالهدي تطوعاً ويقيم في أهله ٣١٠
باب: النوادر ٣١١

أبواب الزيارات

باب: زيارة النبي صلى الله عليه وآله ٣١٦
باب: إتباع الحج بالزيارة ٣١٦
باب: فضل الرجوع إلى المدينة ٣١٧
باب: دخول المدينة وزيارة النبي صلى الله عليه وآله والدعاء عند قبره ٣١٧
باب: المنبر والروضة ومقام النبي صلى الله عليه وآله ٣١٩
باب: مقام جبرئيل عليه السلام ٣٢١
باب: فضل المقام بالمدينة والصوم والاعتكاف عند الأساطين ٣٢١
باب: زيارة من بالبقيع ٣٢٢
باب: إتيان المشاهد وقبور الشهداء ٣٢٣
باب: وداع قبر النبي صلى الله عليه وآله ٣٢٤
باب: تحريم المدينة ٣٢٥
باب: معرس النبي صلى الله عليه وآله ٣٢٥
باب: مسجد غدير خم ٣٢٦
باب ٣٢٧
باب: ما يقال عند قبر أمير المؤمنين عليه السلام ٣٢٧
دعاء آخر عند قبر أمير المؤمنين عليه السلام ٣٢٨
باب: موضع رأس الحسين عليه السلام ٣٢٩
باب: زيارة قبر أبي عبد الله الحسين بن علي عليهما السلام ٣٢٩
باب: القول عند قبر أبي الحسن موسى عليه السلام وأبي جعفرٍ الثاني وما يجزىء من القول عند كلهم عليهم السلام ٣٣٣
باب: فضل الزيارات وثوابها ٣٣٤
باب: فضل زيارة أبي عبد الله الحسين عليه السلام ٣٣٤
باب: فضل زيارة أبي الحسن موسى عليه السلام ٣٣٦
باب: فضل زيارة أبي الحسن الرضا عليه السلام ٣٣٧
باب ٣٣٨
باب: النوادر ٣٣٩
الفهرس ٣٤١

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۱۸۶	ہدی کی کھال	۴۲۷	۴۲۸
۱۸۷	حلق و تقصیر	۴۲۸	۴۳۰
۱۸۸	مناسک میں مقدم و موخر کرنا	۴۳۱	۴۳۲
۱۸۹	مرد کے لئے کیا لباس ہے۔	۴۳۲	۴۳۳
۱۹۰	تمتع کرنے والے کا روزہ	۴۳۴	۴۳۷
۱۹۱	زیارت	۴۳۸	۴۴۰
۱۹۲	طواف النساء	۴۴۱	۴۴۲
۱۹۳	منیٰ میں شب باشی	۴۴۳	۴۴۴
۱۹۴	بعد زیارت طواف کو مکہ آنا	۴۴۴	۴۴۵
۱۹۵	ایام تشریق میں تکبیر	۴۴۵	۴۴۶
۱۹۶	مسجد منیٰ میں نماز	۴۴۷	۴۴۹
۱۹۷	منیٰ سے روانگی	۴۵۰	۴۵۲
۱۹۸	حصبہ میں نزول	۴۵۴	۴۵۵
۱۹۹	حرمین میں اتمام نماز	۴۵۵	۴۵۶
۲۰۰	فضیلت نماز مسجد الحرام بیرون حرم	۴۵۷	۴۵۹
۲۰۱	دخول کعبہ	۴۶۰	۴۶۲
۲۰۲	وداع بیت	۴۶۴	۴۶۶
۲۰۳	مکہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے۔	۴۶۸	۴۶۸
۲۰۴	عمرۂ مفروضہ میں کیا کافی ہے۔	۴۶۸	۴۶۹
۲۰۵	وہ عمرہ جو حج سے علیحدہ کیا جائے	۴۶۹	۴۶۹
۲۰۶	عمرۂ مقطوعہ ماہ حج میں	۴۷۰	۴۷۱
۲۰۷	عمرہ کے مہینے	۴۷۱	۴۷۲
۲۰۸	قطعہ تلبیہ محرم	۴۷۳	۴۷۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۰۹	کفارہ اس عمرہ والے کا جو احرام میں جماع کرے۔	۴۷۵	۴۷۵
۲۱۰	ہدی کو تطوعاً بھیجنا	۴۷۶	۴۷۷
۲۱۱	نوادر	۴۷۷	۴۸۳
	ابواب الزیارت		
۲۱۲	زیارت نبی صلعم	۴۸۶	۴۸۸
۲۱۳	لقاء امام	۴۸۸	۴۸۹
۲۱۴	مدینہ جانے کی فضیلت	۴۹۰	۴۹۰
۲۱۵	دخول مدینہ و زیارت نبی	۴۹۰	۴۹۳
۲۱۶	منبر و روضہ اور مقام نبی	۴۹۶	۴۹۸
۲۱۷	مقام جبرئیل	۵۰۰	۵۰۰
۲۱۸	فضیلت قیام مدینہ	۵۰۰	۵۰۱
۲۱۹	اہل بقیع کی زیارت	۵۰۲	۵۰۳
۲۲۰	مشاہد اور قبور شہداء پر جانا	۵۰۵	۵۰۷
۲۲۱	وداع قبر نبی	۵۰۸	۵۰۹
۲۲۲	تحریم مدینہ	۵۰۹	۵۱۱
۲۲۳	مسجد رأس النبی	۵۱۱	۵۱۲
۲۲۴	مسجد غدیر خم	۵۱۳	۵۱۴
۲۲۵	متفرقات	۵۱۴	۵۱۵
۲۲۶	قبر امیر المومنین پر کیا کہا جائے	۵۱۶	۵۱۷
۲۲۷	دعائے آخر قبر امیر المومنین کے پاس	۵۱۷	۵۱۹
۲۲۸	موضع راس الحسین	۵۲۱	۵۲۱

باب نمبر	مضامین	صفحہ عربی متن	صفحہ اردو ترجمہ
۲۲۹	زیارت قبر امام حسین علیہ السلام	۵۲۲	۵۲۴
	کتاب الجہاد		
۱	فضیلت جہاد	۵۳۰	۵۳۳
۲	جہاد مرد و عورت	۵۳۶	۵۳۶
۳	وجوب جہاد	۵۳۷	۵۳۹
۴	جہاد کس پر واجب ہے۔	۵۴۲	۵۴۷
۵	لوگوں کے ساتھ جہاد	۵۵۲	۵۵۳
۶	جہاد کس کے ساتھ واجب ہوتا ہے۔	۵۵۴	۵۵۵
۷	عمرو بن عبید اور معتزلیوں کا امام جعفر صادقؑ سے مناظرہ۔	۵۵۶	۵۵۹
۸	وصیت رسولؐ و جناب امیرؑ	۵۶۳	۵۶۵
۹	امان دینا	۵۶۷	۵۶۸
۱۰	بغیر عنوان	۵۶۹	۵۷۰
۱۱	بغیر عنوان	۵۷۱	۵۷۲
۱۲	طلب المبارزت	۵۷۲	۵۷۳
۱۳	قیدی پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا	۵۷۳	۵۷۴
۱۴	کافر کو قتل کرنے سے پہلے دعوت اسلام دینا	۵۷۴	۵۷۵
۱۵	نصائح امیر المومنین وقت قتال	۵۷۶	۵۷۸
۱۶	مسلمان کو دار الحرب میں رکھنا جائز نہیں	۵۸۰	۵۸۱
۱۷	تقسیم مال غنیمت	۵۸۱	۵۸۳
۱۸	ارتباط الخیل	۵۸۴	۵۸۴
۱۹	فضیلت شہداء	۵۸۵	۵۸۵

باب ۱۲۴

مسجد غدیر خم

۱۔ میں نے کہا کیا ، لنا مسافرت دن میں مسجد خم میں نماز پڑھوں فرمایا جس کی فضیلت کی وجہ سے پڑھو میرے باپ نے اس کا حکم دیا ہے۔

۲۔ حسان اونٹ والا راوی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کو مدینہ سے مکہ لے جا رہا تھا جب مسجد غدیر کے پاس پہنچے تو آپ نے مسجد کے بائیں طرف نظر کر کے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ نے فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ پھر دوسری طرف دیکھ کر فرمایا یہ فلاں فلاں کے خیمہ کی جگہ ہے یہاں سالم غلام ابوحذیفہ کا خیمہ تھا اور یہاں ابوعبیدہ بن جراح کا۔ جب ان لوگوں نے حضرت رسول خدا کو ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو ایک نے دوسرے سے کہا ان کی آنکھوں کو دیکھو ایسے گھوم رہی ہیں جیسے دیوانہ گھماتا ہے پس جبرئیل یہ آیت لے کر آئے "و إن یکاد الّذین کفروا لیزلقونك بأبصارهم لمّا سمعوا الذکر و یقولون إنّه لمجنون یہ کافر تمہیں نظروں سے گرانا چاہتے ہیں جب ذکر سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے حالانکہ اس میں دونوں جہان کا بھلا ہے۔ (۲)

۳۔ فرمایا حضرت نے مسجد غدیر میں نماز مستحب ہے کیونکہ یہاں رسول اللہ نے امیرالمومنین کو کھڑا کیا تھا اور اسی جگہ حق کو ظاہر کیا تھا۔ (۳)

﴿ باب ۲۲۵ ﴾

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ؛ عن عليّ بن الحكم ، عن زياد بن أبي الحلال ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : ما من نبيّ ولا وصيّ نبيّ يبقى في الأرض أكثر من ثلاثة أيّام حتّى ترفع روحه و عظمه و لحمه إلى السماء و إنّما تؤتى مواضع آثارهم و يبلّغونهم من بعيد السلام ويسمعونهم في مواضع آثارهم من قريب .

٢ ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن عبدالله بن موسى ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال : سمعت الرّضا عليه‌السلام يقول : إنّ لكلّ إمام عهداً في عنق أوليائه وشيعته و إنّ من تمام الوفاء بالعهد وحسن الأداء زيارة قبورهم فمن زارهم رغبة في زيارتهم و تصديقاً بما رغبوا فيه كان أئمّتهم شفعاءهم يوم القيامة .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن أبي هاشم الجعفري قال : بعث إليَّ أبو الحسن عليه السلام في مرضه وإلى محمّد بن حمزة فسبقني إليه محمّد بن حمزة وأخبرني محمّد ما زال يقول : ابعثوا إلى الحير ، ابعثوا إلى الحير ، فقلت لمحمّد : ألا قلت له : أنا أذهب إلى الحير ، ثمَّ دخلت عليه وقلت له : جعلت فداك : أنا أذهب إلى الحير ؟ فقال : انظروا في ذاك ، ثمَّ قال لي : إنَّ محمّداً ليس له سرٌّ من زيد بن عليّ و أنا أكره أن يسمع ذلك ، قال : فذكرت ذلك لعليِّ بن بلال فقال : ما كان يصنع [ب]الحير وهو الحير فقدمت العسكر فدخلت عليه فقال لي : اجلس حين أردت القيام فلمّا رأيته أنس بي ذكرت له قول عليِّ ابن بلال فقال لي : ألا قلت له : إنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله كان يطوف بالبيت ويقبّل الحجر و حرمة النبيِّ والمؤمن أعظم من حرمة البيت و أمره الله عزَّ وجلَّ أن يقف بعرفة وإنّما هي مواطن يحبُّ الله أن يذكر فيها فأنا أُحبُّ أن يدعى [الله] لي حيث يحبُّ الله أن يدعى فيها و ذكر عنه أنّه قال : ولم أحفظ عنه ، قال : إنّما هذه مواضع يحبُّ الله أن يتعبّد [له] فيها فأنا أُحبُّ أن يدعى لي حيث يحبُّ الله أن يعبد . هلّا قلت له كذا [و كذا] ؟ قال : قلت : جعلت فداك لو كنت أحسن مثل هذا لم أردَّ الأمر عليك . هذه ألفاظ أبي هاشم ليست ألفاظه . .

باب ٢٢

متفرقات

۱۔ فرمایا جب کوئی نبی یا وصی نبی مرجاتا ہے تو تین دن سے زیادہ روئے زمین پر نہیں رہتا ان کی روح ان کی ہڈیوں اور گوشت کو آسمان کی طرف اٹھا لیا جاتا ہے ان کے آثار باقی رہتے ہیں اور انھیں دور سے سلام پہنچتا ہے اور آثار میں قریب سے سن لیتے ہیں۔ (ص)

۲۔ فرمایا ہر امام کا ایک عہد ہوتا ہے ان کے اولیا اور شیعوں کی گردن پر، اس عہد کی وفا اور حسنِ ادا یہ ہے کہ ان کی قبور کی زیارت کی جائے جو برغبت قلبی ان کی زیارت کرے گا اور ان کی امامت کی تصدیق کرے گا تو وہ روز قیامت اس کی شفاعت کریں گے (مجہول)

۳۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے بحالت مرض ایک شخص کو میرے پاس بھیجا اور محمد بن حمزہ کے پاس بھی

محمد مجھ سے پہلے حضرت کے پاس پہنچ گئے۔ محمد نے مجھ سے کہا کہ خیر کی طرف بھیجو خیر کی طرف بھیجو (یعنی میرے لئے دعا کرنے کو کربلا وغیرہ) میں نے محمد سے کہا تم نے یہ کیوں نہ کہا میں خیر کی طرف جاؤں گا اس کے بعد میں بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نیکی کی طرف جاؤں گا حضرت نے فرمایا تم اس معاملہ میں غور و تامل کرو پھر مجھ سے فرمایا محمد اور زید بن علی (اس زمانہ کا ایک شخص جو زیدیہ عقیدہ کا تھا) کے درمیان کوئی راز نہیں، میں برا سمجھتا ہوں اس بات کو بھی کہ وہ سنتے۔ میں نے یہ ذکر علی بن بلال سے کر دیا اس نے کہا نیکی جو بھی کی جائے وہ نیکی ہے میں مقام عسکر میں آیا اور حضرت سے ملا اور علی بن بلال کا قول نقل کیا (یعنی یہ عقیدہ کہ آئمہ کے مشاہد قابل تعظیم نہیں) فرمایا تم نے یہ جواب نہ دیا کہ رسول اللہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور حجر کو بوسہ دیتے تھے درآنحالیکہ نبی کی اور بندۂ مومن کی عزت کعبہ سے زیادہ ہے اسی طرح خدا نے حکم دیا ہے عرفہ میں قیام کا۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے لہذا میں بھی چاہتا ہوں کہ جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے وہیں میرے لئے دعا کی جائے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا اس کے سوا کہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور پھر کہا تم نے اس سے ایسا کیوں نہ کہا۔ میں نے کہا اگر ایسا جواب میرے ذہن میں ہوتا تو بات میں آپ کے سامنے پیش نہ کرتا۔ (ض)

﴿ باب ۲۲۶ ﴾

۞(مایقال عند قبر أمیر المؤمنین علیه السلام)۞

١ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن اُورمة ، عمّن حدَّثه ، عن الصادق أبي الحسن الثالث عليه السلام قال : يقول : « السلام عليك يا وليَّ الله أنت أوَّل مظلوم و أوَّل من غصب حقّه صبرت و احتسبت حتّى أتاك اليقين فأشهد أنّك لقيت الله و أنت شهيد عذَّب الله قاتلك بأنواع العذاب و جدَّد عليه العذاب جئتك عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك ومن ظلمك ، ألقي على ذلك ربّي إن شاء الله يا وليَّ الله إنَّ لي ذنوباً كثيرة فاشفع لي إلى ربّك فإنَّ لك عند الله مقاماً [محموداً] معلوماً وإنَّ لك عند الله جاهاً وشفاعة وقد قال تعالى : «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى »

محمّد بن جعفر الرازي ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الثالث عليه السلام مثله .

محمد مجھ سے پہلے حضرت کے پاس پہنچ گئے۔ محمد نے مجھ سے کہا کہ خیر کی طرف بھیجو خیر کی طرف بھیجو (یعنی میرے لئے دعا کرنے کو کربلا وغیرہ) میں نے محمد سے کہا تم نے یہ کیوں نہ کہا میں خیر کی طرف جاؤں گا اس کے بعد میں بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ فدا ہوں میں نیکی کی طرف جاؤں گا حضرت نے فرمایا تم اس معاملہ میں غور و تامل کرو پھر مجھ سے فرمایا محمد اور زید بن علی (اس زمانہ کا ایک شخص جو زیدیہ عقیدہ کا تھا) کے درمیان کوئی راز نہیں، میں برا سمجھتا ہوں اس بات کو کہ وہ سنے۔ میں نے یہ ذکر علی بن بلال سے کر دیا اس نے کہا نیکی جو بھی کی جائے وہ نیکی ہے میں مقام عسکر میں آیا اور حضرت سے ملا اور علی بن بلال کا قول نقل کیا (یعنی یہ عقیدہ کہ آئمہ کے مشاہد قابل تعظیم نہیں) فرمایا تم نے یہ جواب نہ دیا کہ رسول اللہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور حجر کو بوسہ دیتے تھے درآنحالیکہ نبی کی اور بندۂ مومن کی عزت کعبہ سے زیادہ ہے اسی طرح خدا نے حکم دیا ہے عرفہ میں قیام کا۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے لہذا میں بھی چاہتا ہوں کہ جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے وہیں میرے لئے دعا کی جائے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا اس کے سوا کہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور پھر کہا تم نے اس سے ایسا کیوں نہ کہا۔ میں نے کہا اگر ایسا جواب میرے ذہن میں ہوتا تو بات میں آپ کے سامنے پیش نہ کرتا۔ (ض)

﴿ باب ۲۲۶ ﴾

☆(مايقال عند قبر أمير المؤمنين عليه السلام)☆

١ - عدَّةٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن اُورمة، عمّن حدَّثه، عن الصادق أبي الحسن الثالث عليه السلام قال: يقول: «السلام عليك يا وليَّ الله أنت أوَّل مظلوم وأوَّل من غصب حقّه صبرت واحتسبت حتّى أتاك اليقين فأشهد أنّك لقيت الله وأنت شهيد عذَّب الله قاتلك بأنواع العذاب وجدَّد عليه العذاب جئتك عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك ومن ظلمك، ألقى على ذلك ربّي إن شاء الله يا وليَّ الله إنَّ لي ذنوباً كثيرة فاشفع لي إلى ربّك فإنَّ لك عند الله مقاماً [محموداً] معلوماً وإنَّ لك عند الله جاهاً وشفاعة وقد قال تعالى: «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى»

محمّد بن جعفر الرازيُّ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد، عن بعض أصحابنا، عن أبي الحسن الثالث عليه السلام مثله.

باب ۱۱

قبر امیر المومنینؑ پر کیا کہا جائے

۱۔ فرمایا قبر امیر المومنین پر کہیے۔ السلام عليك يا وليّ الله أنت أوّل مظلوم و أوّل من غصب حقّه صبرت و احتسبت حتّى أتاك اليقين فأشهد أنّك لقيت الله و أنت شهيد عذّب الله قاتلك بأنواع العذاب و جدّد عليه العذاب جئتك عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك ومن ظلمك ، ألقي على ذلك ربّي إن شاء الله يا وليّ الله إنّ لي ذنوباً كثيرة فاشفع لي إلى ربّك فإنّ لك عند الله مقاماً [محموداً] معلوماً وإنّ لك عند الله جاهاً وشفاعة وقد قال تعالى : «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى (۲)».

سلام ہو آپ پر یا ولی خدا آپ پہلے مظلوم ہیں اور پہلے وہ ہیں جن کا حق غصب کیا گیا۔ آپ نے صبر کیا اور ضبط کیا مرتے دم تک، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے شہید ہو کر اللہ سے ملاقات کی، خدا آپ کے قاتل پر طرح طرح کے عذاب نازل کرے اور تجدید عذاب کرے۔ میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو پہچان کر آیا ہوں میں آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور آپ کے ظالموں کا، خدا ان کو جہنم نصیب کرے، اے ولی خدا میرے بہت سے گناہ ہیں میری سفارش اللہ سے کیجیے، آپ کو عنداللہ حق سفارش حاصل ہے اللہ نے فرمایا ہے نہیں سفارش کریں گے مگر وہ جنھیں اللہ نے برگزیدہ بنایا ہے (۲)

۲۔ ابو الحسن ثالث علیہ السلام نے یہی بیان کیا ہے۔

☆(دعاء آخر)☆ باب ۲۲

☆(عند قبر امير المؤمنين عليه السلام)☆

تقول : «السلام عليك يا وليّ الله ، السلام عليك يا حجّة الله ، السلام عليك يا خليفة الله ، السلام عليك يا عمود الدّين ، السلام عليك يا وارث النبيّين ، السلام عليك يا قسيم الجنة والنّار وصاحب العصا والميسم ، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحبل المتين والصراط المستقيم و أشهد أنّك حجة الله على خلقه وشاهده على عباده وأمينه على علمه وخازن سرّه و

موضع حكمته وأخو رسوله عليه السلام وأشهد أنّ دعوتك حقّ وكلّ داع منصوب دونك باطل مدحوض، أنت أوّل مظلوم وأوّل مغصوب حقّه فصبرت واحتسبت، لعن الله من ظلمك واعتدى عليك وصدّ عنك لعناً كثيراً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب وكلّ نبيّ مرسل وكلّ عبد مؤمن ممتحن، صلّى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلّى الله على روحك وبدنك أشهد أنّك عبدالله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل، أشهد أنّك قد أقمت الصلاة وآتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول ونصحت للاُمّة وتلوت الكتاب حقّ تلاوته وجاهدت في الله حقّ جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى أتاك اليقين، أشهد أنّك كنت على بيّنة من ربّك ونعوت إليه على بصيرة وبلّغت ما اُمرت به وقمت بحقّ الله غير واهن ولا موهن فصلّى الله عليك صلاة متتبعة متواصلة مترادفة يتبع بعضها بعضاً لاانقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّته، أشهد أنّ الجهاد معك جهاد وأنّ الحقّ معك وإليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوّة عندك فصلّى الله عليك وسلّم تسليماً وعذّب الله قاتلك بأنواع العذاب، أتيتك يا أمير المؤمنين عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك موالياً لأوليائك بأبي أنت واُمّي أتيتك عائذاً بك من نار استحقّها مثلي بما جنيت على نفسي أتيتك زائراً أبتغي بزيارتك فكاك رقبتي من النّار، أتيتك هارباً من ذنوبي الّتي احتطبتها على ظهري أتيتك وافداً لعظيم حالك ومنزلتك عند ربّي فاشفع لي عند ربّك فإنّ لي ذنوباً كثيرة وإنّ لك عندالله مقاماً معلوماً وجاهاً عظيماً وشأناً كبيراً وشفاعة مقبولة وقد قال الله عزّ وجلّ: «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى» اللّهمّ ربّ الأرباب صريخ الأحباب إنّي عذت بأخي رسولك معاذاً ففكّ رقبتي من النّار آمنت بالله وما اُنزل إليكم وأتولّى آخركم بما تولّيت [به] أوّلكم وكفرت بالجبت والطّاغوت واللّات والعزّى.

باب ۱۲۲

دعائے آخر قبر امیر المومنین کے پاس

۱- کہو:

«السلام عليك يا وليّ الله ، السلام عليك يا حجّة الله ، السلام عليك يا خليفة الله ، السلام عليك يا عمود الدّين ، السلام عليك ياوارث النبيّين ، السلام عليك يا قسيم الجنة والنّار وصاحب العصا والميسم ، السلام عليك يا أمير المؤمنين أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحبل المتين والصراط المستقيم و أشهد أنّك حجة الله على خلقه وشاهده على عباده وأمينه على علمه وخازن سرّه و موضع حكمته وأخو رسوله عليه السلام وأشهد أنّ دعوتك حقّ وكلّ داعٍ منصوب دونك باطل مدحوض ، أنت أوّل مظلوم وأوّل مغصوب حقّه فصبرت واحتسبت ، لعن الله من ظلمك واعتدى عليك وصدّ عنك لعناً كثيراً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب وكلّ نبيّ مرسل وكلّ عبد مؤمن ممتحن ، صلّى الله عليك يا أمير المؤمنين وصلّى الله على روحك وبدنك أشهد أنّك عبدالله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل ، أشهد أنّك قد أقمت الصلاة وآتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول ونصحت للأمّة وتلوت الكتاب حقّ تلاوته وجاهدت في الله حقّ جهاده ودعوت إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى أتاك اليقين ، أشهد أنّك كنت على بيّنة من ربّك ودعوت إليه على بصيرة وبلّغت ما أُمرت به وقمت بحقّ الله غير واهن ولا موهن فصلّى الله عليك صلاة متّبعة متواصلة مترادفة يتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّته ، أشهد أنّ الجهاد معك جهاد وأنّ الحقّ معك وإليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوّة عندك فصلّى الله عليك وسلّم تسليماً وعذّب الله قاتلك بأنواع العذاب ، أتيتك يا أمير المؤمنين عارفاً بحقّك مستبصراً بشأنك معادياً لأعدائك موالياً لأوليائك بأبي أنت وأمّي أتيتك عائذاً بك من نار استحقّها

مثلي بما جنيت على نفسي أتيتك زائراً أبتغي بزيارتك فكاك رقبتي من النّار ، أتيتك هارباً من ذنوبي الّتي احتطبتها على ظهري أتيتك و افداً لعظيم حالك و منزلتك عند ربّي فاشفع لي عند ربّك فإنّ لي ذنوباً كثيرة و إنّ لك عند الله مقاماً معلوماً وجاهاً عظيماً وشأناً كبيراً وشفاعة مقبولة وقد قال الله عزّ وجلّ: «ولا يشفعون إلّا لمن ارتضى» اللّهمّ ربّ الأرباب صريخ الأحباب إنّي عذت بأخي رسولك معاذاً ففكّ رقبتي من النّار آمنت بالله وما أُنزل إليكم وأتولّى آخركم بما تولّيت [به] أوّلكم وكفرت بالجبت و الطّاغوت و اللاّت و العزّى.

سلام ہو آپ پر اے ولی خدا اے حجت خدا، سلام ہو آپ پر اے خلیفۃ اللہ، سلام ہو آپ پر اے دین کے ستون، سلام ہو آپ پر اے نبیوں کے وارث، سلام ہو آپ پر اے جنت و نار کے تقسیم کرنے والے، اے صاحب عصا و میسم، اے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ ہے آپ باب ہدایت ہیں آپ عروۃ الوثقیٰ ہیں آپ حبل متین اور صراط مستقیم ہیں آپ خلق خدا پر اللہ کی حجت ہیں اور خدا کی طرف سے اس کے بندوں پر گواہ ہیں اور اس کے علم کے امین ہیں اور رازہائے خدا کے آپ خزینہ دار ہیں اس کی حکمت کا مقام ہیں رسول اللہ کے بھائی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی دعوت حق ہے اور آپ کے خلاف دعوت دینے والا باطل اور مردود ہے آپ مظلوم اول ہیں اور سب سے پہلے آپ کا حق غصب کیا گیا۔ آپ نے صبر و ضبط سے کام لیا۔ آپ پر ظلم کرنے والے آپ پر تقدم کرنے والے پر آپکے [illegible] ڈالنے والے پر لعن کثیرہ ہو لعنت ہو ملائکہ مقربین کی ہر نبی مرسل کی ہر بندۂ مومن کی جس کا امتحان لیا گیا ہو، رحمت خدا ہو آپ پر، آپ کی روح اور بدن پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے امین ہیں آپ نے ناصحانہ تبلیغ کی امانت کا حق ادا کیا اور آپ قتل کیے گئے درآنحالیکہ آپ صدیق تھے اور آپ یقین پر رہے اور آپ نے ہدایت میں گمراہی اختیار نہ کی اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہوئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر اور آپ نے رسولؐ کا اتباع کیا اور امت کو نصیحت کی اور کتاب کی تلاوت کی جو تلاوت کا حق ہے اور راہ خدا میں جہاد کیا جو حق جہاد ہے اور لوگوں کو دعوت دی حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ مرتے دم تک، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے رب کی طرف سے گواہی لائے اور خدا کی طرف بصیرت سے اور جیسا حکم دیا گیا تھا آپ نے اسے پورا کیا اور حق خدا پر آپ قائم رہے آپ نے ذرا بھی سستی نہ کی، پس آپ پر درود ہو پے در پے جس کے لئے انقطاع نہ ہو نہ کوئی مدت ہو اور سلام و رحمت و برکت ہو آپ پر اور جزا دے اللہ آپ کو کہ اپنی رعیت سے بھلائی کرتے رہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جہاد جہاد تھا حق آپ کے ساتھ تھا اور آپ اس کے اہل تھے اور اسی کی کان تھے میراث نبوت آپ کے پاس تھی آپ پر اللہ کا درود و

سلام ہو اور آپ کے قاتل پر طرح طرح کا عذاب ہو۔ اے امیر المومنین میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو سمجھ کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ کے دشمن کا دشمن کا ہوں آپ کے دوست کا دوست، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں آیا ہوں پناہ لینے نار جہنم سے جس کا میں مستحق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے آپ کا زائر ہوں آپ کی زیارت کے صدقہ میں نار سے رہائی چاہتا ہوں میں اپنے ان گناہوں سے بھاگ کر آیا ہوں جن کا بوجھ میری پشت پر ہے آپ کی پیش رب بڑی منزلت ہے آپ خدا سے میری سفارش کیجیے میرے گناہ بہت ہیں۔ اور آپ کے لئے عند اللہ مقام معلوم ہے اور مرتبہ عظیم اور شان کبیر ہے آپ کی شفاعت مقبول ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے شفاعت نہ کریں گے مگر وہی جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے اے رب الارباب اے دوستوں کے فریاد رس میں تیرے رسول کے بھائی کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں میری گردن نار جہنم سے آزاد کر، میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور جو تم پر نازل ہوا ہے تمہارے اولین و آخرین پر اور جبت و طاغوت و لات و عزیٰ کا انکار کرتا ہوں۔

﴿باب ۲۲۸﴾

(موضع رأس الحسين عليه السلام)

۱ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن يحيى بن زكريا، عن يزيد بن عمر بن طلحة قال: قال لي أبو عبدالله عليه السلام وهو بالحيرة: أما تريد ما وعدتك، قلت: بلى ـ يعني الذهاب إلى قبر أمير المؤمنين صلوات الله عليه ـ قال: فركب وركب إسماعيل وركبت معهما حتّى إذا جاز الثويّة وكان بين الحيرة و النجف عند ذكوات بيض نزل ونزل إسماعيل ونزلت معهما فصلّى وصلّى إسماعيل وصلّيت فقال لإسماعيل: قم فسلّم على جدّك الحسين عليه السلام، فقلت: جعلت فداك أليس الحسين بكربلا؟ فقال: نعم ولكن لمّا حمل رأسه إلى الشام سرقه مولى لنا فدفنه بجنب أمير المؤمنين عليه السلام.

۲ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن إبراهيم بن عقبة، عن الحسن

باب ۲۲۸

موضع راس الحسین

۱۔ فرمایا حضرت نے جب وہ حیرہ میں تھے کیا میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کے پورا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ میں نے کہا ضرور

یعنی قبر امیر المومنین کی طرف چلنا۔ پس حضرت سوار ہوئے اور اسمٰعیل اور میں بھی۔ جب ہم حیرہ اور نجف کے درمیان ذکرات بیض کے پاس پہنچے تو حضرت اور ہم اترے۔ حضرت نے نماز پڑھی اور ہم دونوں نے بھی، حضرت نے اسمٰعیل سے فرمایا سلام کرو اپنے جد حسینؑ پر، میں نے کہا میں آپؑ فدا ہوں، کیا حسینؑ کربلا میں نہیں فرمایا کربلا ہی میں ہیں لیکن جب ان کا سر شام لے کر جا رہے تھے تو ہمارے ایک غلام نے چرا کر امیر المومنین کے پہلو میں دفن کر دیا۔ (مجہول)

﴿ باب ۲۲۹ ﴾

☆(زیارة قبر ابی عبدالله الحسین بن علی علیهما السلام)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن فضالة بن أيّوب ، عن نعيم بن الوليد ، عن يونس الكناسيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إذا أتيت قبر الحسين عليه السلام فائت الفرات واغتسل بحيال قبره و توجّه إليه و عليك السّكينة و الوقار حتّى تدخل إلى القبر من الجانب الشرقيّ وقل حين تدخله : «السلام على ملائكة الله المنزلين ، السلام على ملائكة الله المردفين ، السلام على ملائكة الله المسوّمين ، السلام على ملائكة الله الّذين هم في هذا الحرم مقيمون» فإذا استقبلت قبر الحسين عليه السلام فقل : «السلام على رسول الله ، السلام على أمين الله على رسله وعزائم أمره والخاتم لما سبق والفاتح لما استقبل والمهيمن على ذلك كلّه و السّلام عليه ورحمة الله وبركاته» ثمّ تقول : «اللّهمّ صلّ على أمير المؤمنين عبدك وأخي رسولك الّذي انتجبته بعلمك وجعلته هادياً لمن شئت من خلقك والدّليل على من بعثته برسالاتك وديّان الدّين بعدلك وفصل قضائك بين خلقك والمهيمن على ذلك كلّه والسلام عليه ورحمة الله وبركاته [اللّهمّ صلّ على الحسن بن عليّ عبدك و ابن الّذي انتجبته بعلمك و جعلته هادياً لمن شئت من خلقك و الدّليل على من بعثته برسالاتك و ديّان الدّين بعدلك و فصل قضائك بين خلقك و المهيمن على ذلك كلّه و السلام عليه و رحمة الله و بركاته]» . ثمّ تصلّي على الحسين وسائر الأئمّة عليهم السلام كما صلّيت و سلّمت على الحسن عليه السلام ثمّ تأتي قبر الحسين عليه السلام فتقول : «السلام عليك يا ابن رسول الله ، السلام عليك يا ابن أمير المؤمنين صلّى الله عليك يا أبا عبدالله أشهد أنّك قد بلّغت عن الله عزّوجلّ ما اُمرت به ولم تخش أحداً غيره وجاهدت في سبيله وعبدته صادقاً حتّى أتاك اليقين ، أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحجّة

على من يبقى و من تحت الثّرى ، أشهد أنّ ذلك سابق فيما مضى و ذلك لكم فاتح فيما بقي أشهد أنّ أرواحكم وطينتكم طيّبة طابت وطهرت هي بعضها من بعض منّاً من الله ورحمة وأشهد الله وأشهدكم أنّي بكم مؤمن ولكم تابع في ذات نفسي وشرائع ديني وخاتمة عملي ومنقلبي ومثواي وأسأل الله البرّ الرّحيم أن يتمّ ذلك لي ، أشهد أنّكم قد بلّغتم عن الله ما أمركم به ولن تخشوا أحداً غيره وجاهدتم في سبيله وعبدتموه حتّى أتاكم اليقين ، لعن الله من قتلكم ولعن الله من أمر به ولعن الله من بلغه ذلك منهم فرضي به أشهد أنّ الّذين انتهكوا حرمتكم وسفكوا دمكم ملعونون على لسان النّبيّ الأُمّي صلّى الله عليه وآله».

ثمّ تقول : «اللّهمّ العن الّذين بدّلوا نعمتك و خالفوا ملّتك ورغبوا عن أمرك واتّهموا رسولك وصدّوا عن سبيلك ، اللّهمّ احش قبورهم ناراً وأجوافهم ناراً واحشرهم وأشياعهم إلى جهنّم زرقاً ، اللّهمّ العنهم لعناً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب و كلّ نبيّ مرسل وكلّ عبد مؤمن امتحنت قلبه للإيمان ، اللّهمّ العنهم في مستسرّ السرّ وفي ظاهر العلانية ، اللّهمّ العن جوابيت هذه الأُمّة والعن طواغيتها والعن فراعنتها والعن قتلة أمير المؤمنين والعن قتلة الحسين وعذّبهم عذاباً لا تعذّب به أحداً من العالمين ، اللّهمّ اجعلنا ممّن ينصره وتنتصر به وتمنّ عليه بنصرك لدينك في الدّنيا والآخرة».

ثمّ اجلس عند رأسه فقل : «صلّى الله عليك أشهد أنّك عبد الله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل أشهد أنّك قد أقمت الصّلاة و آتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف و نهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول وتلوت الكتاب حقّ تلاوته ودعوت إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة صلّى الله عليك وسلّم تسليماً وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّتك وأشهد أنّ الجهاد معك جهاد وأنّ الحقّ معك و إليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النّبوّة عندك وعند أهل بيتك صلّى الله عليك وسلّم تسليماً ، أشهد أنّك صدّيق الله وحجّته على خلقه وأشهد أنّ دعوتك حقّ و كلّ داع منصوب غيرك فهو باطل مدحوض وأشهد أنّ الله هو الحقّ المبين». ثمّ تحوّل عند رجليه وتخيّر من الدّعاء وتدعو لنفسك.

ثم تحول عند رأس علي بن الحسين عليهما السلام

وتقول : «سلام الله و سلام ملائكته المقرّبين وأنبيائه المرسلين يا مولاي وابن مولاي و

رحمة الله و بركاته عليك ، صلّى الله عليك و على أهل بيتك و عترة آبائك الأخيار الأبرار الّذين أذهب الله عنهم الرّجس و طهّرهم تطهيراً» .

ثم تأتي قبور الشهداء و تسلّم عليهم و تقول: «السّلام عليكم أيّها الرّبّانيّون أنتم لنا فرط و نحن لكم تبع و نحن لكم خلف و أنصار أشهد أنّكم أنصار الله و سادة الشّهداء في الدّنيا و الآخرة فإنّكم أنصار الله كما قال الله عزّ و جلّ: «و كأيّن من نبيّ قاتل معه ربّيّون كثير فما وهنوا لما أصابهم في سبيل الله و ما ضعفوا و ما استكانوا» و ما ضعفتم و ما استكنتم حتّى لقيتم الله على سبيل الحقّ و نصرة كلمة الله التّامّة ، صلّى الله على أرواحكم و أبدانكم و سلّم تسليماً . أبشروا بموعد الله الّذي لا خلف له إنّه لا يخلف الميعاد و الله مدرك لكم بثار ما وعدكم أنتم سادة الشّهداء في الدّنيا و الآخرة أنتم السّابقون و المهاجرون و الأنصار أشهد أنّكم قد جاهدتم في سبيل الله و قتلتم على منهاج رسول الله صلّى الله عليه و آله و ابن رسول الله صلّى الله عليه و آله و سلّم تسليماً . الحمد لله الّذي صدقكم و عدو أراكم ما تحبّون» .

باب ۲۳۲

زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

فرمایا جب قبر امام حسینؑ کے پاس آؤ تو فرات میں غسل کرو اور پھر قبر کی طرف آؤ اور سکینہ و وقار سے چلو اور مشرق کی طرف قبر کے پاس آؤ اور داخل ہوتے ہوئے کہو «السلام علی ملائکة الله المنزلین، السلام علی ملائکة الله المردفین، السلام علی ملائکة الله المسوّمین ، السلام علی ملائکة الله الّذین هم في هذا الحرم مقیمون» سلام ہو اللہ کے ان ملائکہ پر جو یہاں پر نازل ہوتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو آگے پیچھے چلے آتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو نشانات رکھتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو اس حرم میں مقیم ہیں جب قبر حسینؑ کے سامنے آؤ تو کہو «السلام علی رسول الله ، السلام علی أمین الله علی رسله و عزائم أمره و الخاتم لما سبق و الفاتح لما استقبل و المهیمن علی ذلك کلّه و السّلام علیه و رحمة الله و برکاته»

سلام ہو خدا کے رسول پر جو اس کے رسولوں کی تعلیم کے اور اس کے حکم محکم کے امانت دار تھے اور انبیا میں سب سے آخر تھے اور مستقبل کے فاتح ہیں اور احکام الٰہی کے محافظ ہیں اور ان پر سلام و رحمت و برکت ہو پھر کہو

«اللّهمّ صلّ على امير المؤمنين
عبدك وأخي رسولك الّذي انتجبته بعلمك وجعلته هادياً لمن شئت من خلقك والدّليل على من بعثته برسالاتك وديّان الدّين بعدلك وفصل قضائك بين خلقك والمهيمن على ذلك كلّه والسلام عليه ورحمة الله وبركاته

یا اللہ رحمت نازل کر امیر المومنین پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں جن کو تو نے اپنے علم کے لئے منتخب کیا اور اپنی مخلوق پر ہادی بنایا اور لوگوں کے لئے رہنما بنایا اپنی رسالت کے ساتھ اور اپنے عدل کے ساتھ دین کا بدلہ دینے والا اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا اور وہ سب احکام کے محافظ ہیں اور ان پر سلام رحمت و برکت ہو پھر درود بھیجو امام حسین پر اور تمام آئمہ پر پھر آؤ قبر حسین کے پاس اور کہو

السلام عليك

يا ابن رسول الله ، السلام عليك يا ابن أمير المؤمنين صلّى الله عليك يا أبا عبدالله أشهد أنّك قد بلّغت عن الله عزّ وجلّ ما أُمرت به ولم تخش أحداً غيره وجاهدت في سبيله وعبدته صادقاً حتّى أتاك اليقين ، أشهد أنّك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى والحجّة على من يبقى و من تحت الثرى ، أشهد أنّ ذلك سابقٌ فيما مضى و ذلك لكم فاتح فيما بقي أشهد أنّ أرواحكم وطينتكم طيّبة طابت وطهرت هي بعضها من بعض منّاً من الله ورحمة وأُشهد الله وأُشهدكم أنّي بكم مؤمن ولكم تابع في ذات نفسي وشرائع ديني وخاتمة عملي ومنقلبي ومثواي وأسأل الله البرّ الرّحيم أن يتمّ ذلك لي ، أشهد أنّكم قد بلّغتم عن الله ما أمركم به ولن تخشوا أحداً غيره وجاهدتم في سبيله وعبدتموه حتّى أتاكم اليقين ، لعن الله من قتلكم ولعن الله من أمر به ولعن الله من بلغه ذلك منهم فرضي به أشهد أنّ الّذين انتهكوا حرمتكم وسفكوا دمكم ملعونون على لسان النبيّ الأمّي صلّی الله علیه وآله».

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول سلام ہو آپ پر، اے فرزند امیر المومنین اللہ کی رحمت ہو آپ پر، اے ابو عبداللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو جو حکم دیا تھا وہ آپ نے پہنچا دیا اور سوائے خدا کے کسی سے ڈرے نہیں اور آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک سچے دل سے عبادت کی اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ اور باب ہدایت اور عروۃ الوثقیٰ ہیں اور حجت ہو ان لوگوں پر جو موجود ہیں اور جو زمین کے اندر گئے جو ہو چکا اس میں سابق رہے اور جو باقی ہے اس کے فاتح ہیں آپ کی ارواح اور آپ کی طینت پاک ہے طاہر ہے اور طہارت ملی ہم میں

سے بعض کو بعض سے اور میں اللہ اور آپ کو گواہ کرتا ہوں اس پر کہ آپ پر ایمان لایا ہوں اور آپ کا تابع ہوں اور احکام دین اور خاتمہ عمل قسلیمی، میرا جانا اور رہنا سب آپ کے تابع ہے اور نیکی دینے والے اور رحم کرنے والے خدا سے دعا ہے کہ وہ ان کو میرے لیے پورا کرے اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ان احکام کی تبلیغ کی جو اللہ نے آپ کو ان کے لیے حکم دیا تھا۔ اور تم خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک اس کی عبادت کی، اللہ کی لعنت ہو جنھوں نے تم کو قتل کیا یا قتل کا حکم دیا یا قتل کی خبر سن کر خوش ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان لوگوں نے آپ کی تنہک حرمت کی آپ کا خون بہایا بزبان رسول یہ لوگ ملعون ہیں پھر کہو

«اللّهمّ العن الّذين بدّلوا نعمتك و خالفوا ملّتك ورغبوا عن أمرك واتّهموا رسولك وصدّوا عن سبيلك، اللّهمّ احش قبورهم ناراً وأجوافهم ناراً واحشرهم وأشياعهم إلى جهنّم زرقاً، اللّهمّ العنهم لعناً يلعنهم به كلّ ملك مقرّب و كلّ نبيّ مرسل و كلّ عبد مؤمن امتحنت قلبه للإيمان، اللّهمّ العنهم في مستسرّ السرّ وفي ظاهر العلانية، اللّهمّ العن جوابيت هذه الاُمّة والعن طواغيتها والعن فراعنتها والعن قتلة أمير المؤمنين والعن قتلة الحسين وعذّبهم عذاباً لاتعذّب به أحداً من العالمين، اللّهمّ اجعلنا ممّن ينصره وتنتصر به وتمنّ عليه بنصرك لدينك في الدّنيا والآخرة».

اور لعن کر ان لوگوں پر جنھوں نے یا اللہ تیری نعمتوں کو بدلا اور تیری ملت میں تفرقہ ڈالا اور حکم سے نفرت کی اور تیرے رسولؐ پر تہمت لگائی اور تیرے راستے سے لوگوں کو روکا یا اللہ ان کی اور ان کے تابعین کی قبروں کو نار جہنم سے بھر دے یا اللہ ان پر لعن کر اور لعن کریں ان پر تمام مقرب فرشتے اور ہر نبی مرسل اور ہر وہ مومن جس کے قلب کا امتحان اللہ نے کر لیا ہو یا اللہ لعنت کر ان پر سراً و علانیۃً یا اللہ لعنت کر اس امت کے شیاطین پر اور لعنت کر امت کے سرکشوں فرعونوں اور امیر المومنین کے قاتلوں پر اور قاتلان حسینؑ پر اور ان کو ایسی سخت سزا دے جو عالمین میں کسی کو نہ دی ہو یا اللہ مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو ناصران حسینؑ ہیں اور احسان کر اس پر دنیا و آخرت میں اپنی نصرت کا پھر سر کی طرف بیٹھو اور کہو

«صلّى الله عليك أشهد أنّك عبدالله وأمينه بلّغت ناصحاً وأدّيت أميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمى على هدى ولم تمل من حقّ إلى باطل أشهد أنّك قد أقمت الصّلاة و آتيت الزّكاة وأمرت بالمعروف و نهيت عن المنكر واتّبعت الرّسول وتلوت الكتاب حقّ تلاوته ودعوت إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة صلّى الله عليك وسلّم تسليماً وجزاك الله من صدّيق خيراً عن رعيّتك

وأشهد أنّ الجهاد معك جهادٌ وأنّ الحقّ معك و إليك وأنت أهله ومعدنه وميراث النبوّة عندك وعند أهل بيتك صلّى الله عليك وسلّم تسليماً ، أشهد أنّك صدّيق الله وحجّته على خلقه وأشهد أنّ دعوتك حقٌّ وكلُّ داعٍ منصوبٍ غيرك فهو باطل مدحوض وأشهد أنّ الله هو الحقّ المبين».

اللہ کی آپ پر رحمت ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے امین بندے ہیں آپ نے نا صحانہ تبلیغ کی اور حق تبلیغ امانت سے ادا کیا اور صدیق ہو کر آپ قتل کیے گئے اور یقین پر مرے آپ کی ہدایت پر جہالت کا اثر نہ ہوا اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل نہ ہوئے آپ نے نماز کو قائم کیا زکوٰۃ کو دیا امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر اور رسول کا اتباع کیا اور کتاب اللہ کی اچھی طرح تلاوت کی اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ لوگوں کو دعوت دی آپ پر رحمت خدا ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد آپ کے ساتھ جہاد ہے اور حق آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف ہے اور آپ اس کے اہل اور اس کی کان ہیں آپ کے لئے میراث نبوت ہے اور آپ کے اہل بیت کے پاس بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہیں خلق پر اس کی حجت ہیں گواہی دیتا ہوں آپ کی دعوت حق ہے اور آپ کے غیر کی باطل اور مردود اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کھلا ہوا حق ہے پھر پیروں کی طرف آؤ اور اپنے لئے دعا کرو پھر حضرت علی اکبر کے سر کے پاس آؤ اور کہو

سلام الله و سلام ملائكته المقرّبين وأنبيائه المرسلين يا مولاي وابن مولاي و رحمة الله و بركاته عليك وصلّى الله عليك وعلى أهل بيتك وعترة آبائك الأخيار الأبرار الذين أذهب الله عنهم الرّجس و طهّرهم تطهيراً.

آپ پر سلام ہو اللہ کا ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین کا اے میرے مولا اے میرے مولا کے فرزند آپ پر اللہ کی رحمت و برکت ہو اور آپ کے خاندان والوں پر اور آپ کے آباء کی اولاد اخیار و ابرار پر جن سے اللہ نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے اور پوری طرح پاک کر دیا ہے پھر قبور شہداء کی طرف آؤ ان کو سلام کرو اور کہو۔ السّلام عليكم أيّها الرّبانيّون أنتم لنا فرط ونحن لكم تبع ونحن لكم خلف وأنصار أشهد أنكم أنصار الله وسادة الشّهداء في الدّنيا والآخرة فإنّكم أنصار الله كما قال الله عزّ وجلّ : «وكأيّن من نبيٍّ قاتل معه ربّيّون كثير فما وهنوا لما أصابهم في سبيل الله وما ضعفوا وما استكانوا» وما ضعفتم وما استكنتم حتّى لقيتم الله على سبيل الحقّ ونصرة كلمة الله التامّة ، صلّى الله على أرواحكم وأبدانكم وسلّم تسليماً . أبشروا بموعد الله الذي لا خلف له إنّه لا يخلف الميعاد والله مدرك

لکم بشارما وعدکم أنتم سادة الشهداء في الدنیا والآخرة أنتم السابقون والمهاجرون والأنصار أشهد أنکم قد جاهدتم في سبیل الله وقتلتم علی منهاج رسول الله ﷺ وابن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تسلیماً. الحمد لله الذي صدقکم وعده وأراکم ما تحبون".

سلام ہو تم پر اے اللہ والو تم ہمارے پیشوا ہو ہم تمہارے تابع ہیں ہم تمہارے پیچھے ہیں تمہارے انصار ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے انصار ہو تم شہیدوں کے سردار ہو دنیا و آخرت میں، تم اللہ کے انصار ہو جیسا کہ اللہ فرماتا ہے نبی کے ساتھ بہت سے اللہ والے ہوتے ہیں جنھوں نے فی سبیل اللہ مصائب برداشت کرنے میں کوئی سستی نہ کی اور اسی طرح تم نے بھی ضعف و سستی کو نہ دکھایا اور امر حق کو قبول کیا بشارت ہو تم کو اس وعدے کی جو اللہ نے تم سے کیا ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اللہ حسب وعدہ تمہارے خون کا بدلہ دے گا۔ تم شہیدوں کے سردار ہو تم نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور تم رسول اللہ اور ابن رسول اللہ کے طریقہ پر شہید کیے گئے اور حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور تمھیں وہ دکھایا جسے تم دوست رکھتے تھے۔